ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ :2اپریل 1965

کمشنر آف انکم ٹیکس، مغربی بنگال، کلکتہ

بنام

کلکتہ ہاسپٹل اینڈ نرسنگ ہوم بینیفٹس ایسوسی ایشن

[کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922، دفعہ 2 (6C)؛ شیڈول کا قاعدہ 6 - میوچل انشورنس کاروبار کا منافع کیا انکم ٹیکس میں شامل کر سکتے ہے- کیا ریزرو انکم ٹکس پر ٹیکس لگ سکتا ہے؟

جواب دہندہ انجمن متفرق بیمہ کے کاروبار کو چلانے والی ایک باہمی انشورنس کمپنی تھی۔ انجمن کے مقاصد میں ممبروں اور ان کے زیر کفالت افراد کے لئے نرسنگ ہوم میں رہائش اور علاج کے اخراجات کے سلسلے میں دنیا میں کہیں بھی مدد کی فراہمی شامل تھی۔ ممبران کو ماہانہ پریمیم ادا کرنے کی ضرورت تھی۔ 1949-50 تا 1953-1954 کے تخمینے میں انکم ٹیکس افسر نے انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لئے ذخائر پر ٹیکس لگایا جو منافع اور نقصان کے اکاؤنٹ میں ڈیبٹ کیا گیا تھا۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر اور اپیلٹ ٹریبونل نے انکم ٹیکس افسر کے حکم کو برقرار رکھا۔ کارروائی میں اٹھنے والے سوالات یہ تھے؛(1) کیا میوچل انشورنس کمپنی کے منافع کے توازن کو لفظ 'آمدنی' کی تعریف میں شامل کیا گیا تھا اور اگر ایسا ہے تو (2) کیا انکم ٹیکس کے ذخائر پر ٹیکس لگایا جا سکتا ہے۔ مدعا علیہ کے کہنے پر ہائی کورٹ میں ریفرنس دائر کیا گیا۔ اس عدالت نے کہا کہ باہمی نوعیت کے متفرق بیمہ لین دین سے کمپنی کو حاصل ہونے والا سرپلس، غلط منافع ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت قابل تشخیص نہیں ہے اور کسی بھی صورت میں، ٹیکس دہندہ ذخائر میں کٹوتی کا حقدار رہے۔ ریونیو نے سرٹیفکیٹ کے ساتھ اس عدالت میں اپیل کی۔

حکم ہوا کہ: (i) دفعہ 2(6C) میں مقننہ نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 3 میں لفظ 'آمدنی' کے معنی میں قاعدہ 6 کے تحت منافع کے توازن کو شامل کرنے کا واضح ارادہ ظاہر کیا ہے، اور اس کے مطابق منافع کا ایسا توازن قابل ٹیکس ہے۔ [639 B-C]

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایر شائر ایمپلائرز میوچل انشورنس انجمن لمیٹڈ بمقابلہ ان لینڈ ریونیو کے کمشنر، 331T.C27، ممتاز شدہ. قاعدہ 6 میں "منافع" کا مطلب "قابل ٹیکس منافع" نہیں کہا جاسکتا ہے. قاعدہ 6 سے مراد 'منافع کا توازن' ہے جیسا کہ سپرنٹنڈنٹ آف انشورنس کو جمع کرائے گئے کھاتوں میں ظاہر کیا گیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ آف انشورنس کو قابل ٹیکس منافع سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ وہ انشورنس ایکٹ کے تحت منافع کے توازن کے بارے میں فکر مند ہیں۔[638 E-F]

نہ ہی قائدہ 6 میں 'منافع' کی اصطلاح کو صرف سرمایہ کاری اور باہمی انشورنس کمپنی کی دیگر سرگرمیوں سے حاصل ہونے والے منافع کو شامل کرنے کے محدود معنی میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ قاعدہ 6 ایک جامع چیز کے طور پر "منافع کے توازن" سے متعلق ہے۔ اس مخلوط چیز کا تجزیہ کرنا ناممکن ہے۔[639 A-B]

بمبئی میوچل لائف ایشورنس سوسائٹی لمیٹڈ بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی سٹی، 189 I.T.R 20 تصدیق شدہ۔ (ii) انشورنس ایکٹ اثاثوں کی حقیقی تشخیص اور انشورنس کاروبار کے حقیقی "منافع کے توازن" کے تعین کو یقینی بنانے کے لئے تفصیلی دفعات بناتا ہے اور اس پس منظر کی روشنی میں قاعدہ 6 کو سمجھا جانا چاہئے۔[639 G-H]

پانڈیان انشورنس کمپنی لمیٹڈ مدرائی بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس، [1965]367S.C.R1، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اس پس منظر کی روشنی میں قاعدہ 6 کا جائزہ لینے سے ایسا لگتا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ آف انشورنس کو جمع کرائے گئے کھاتوں کے ذریعے ظاہر کردہ منافع کا بقایاجات انکم ٹیکس افسر پر لازم ہوگا، سوائے اس کے کہ انکم ٹیکس افسر ایکٹ کی دفعہ 10 کی دفعات کے تحت قابل قبول اخراجات کے علاوہ دیگر اخراجات کو خارج کرنے کا حق دار ہوگا۔

موجودہ معاملے میں فریقین کے درمیان یہ عام بنیاد تھی کہ منافع کے توازن میں جو ذخائر شامل کیے گئے تھے وہ اخراجات نہیں تھے۔ ہائی کورٹ نے درست کہا کہ انکم ٹیکس کے ریزرو پر ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا۔[639H-640B]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 206 تا 210، سال 1964۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے 26 ستمبر 1961 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبری 24، سال 1957 کے فیصلے اور احکامات سے اپیلیں۔

درخواست گزاروں کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل نیرن ڈی، گنپتی ایر اور آر این سچتھی شامل ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جواب دہندگان کی طرف سے سمپت آئنگر، بی آر ایل آئنگر اور ڈی این گپتا شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سیکری نے سنایا،

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 66(A)(2) کے تحت کلکتہ ہائی کورٹ کی جانب سے دی گئی سرٹیفکیٹ کے ذریعے دی گئی یہ اپیلیں مذکورہ ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف ہیں جس میں ریونیو کے خلاف دو سوالوں کا جواب دیا گیا تھا۔ سوالات یہ ہیں:

(1) کیا باہمی نوعیت کے متفرق بیمہ لین دین سے ٹیکس دہندگان کمپنی کو حاصل ہونے والے منافع کا تخمینہ ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت لگایا جا سکتا ہے، اور

(2) اگر سوال نمبر: (1) ہاں میں ہے، کیا حقائق اور معاملے کے حالات میں مختلف ذخائر کو کاٹنے کے بعد ٹیکس دہندہ کمپنی کے منافع اور نقصان کے کھاتہ میں ظاہر کردہ منافع کا بقایا جات انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے شیڈول کے قائدہ 6 کے ساتھ دفعہ 2 (6C) کے معنی کے اندر قابل ٹیکس منافع ہونا چاہئے۔

متعلقہ حقائق اور حالات درج ذیل ہیں: جواب دہندہ، کلکتہ ہاسپٹل اینڈ نرسنگ ہوم بینیفٹس انجمن لمیٹڈ، جسے بعد میں ٹیکس دہندگان کے طور پر جانا جاتا ہے، متفرق بیمہ کے کاروبار کو چلانے والی ایک باہمی انشورنس کمپنی ہے۔ جن اہم مقاصد کے لئے انجمن قائم کی گئی تھی وہ یہ تھے:

(1) ہسپتالوں اور نرسنگ ہومز میں رہائش اور علاج اور ممبران اور ان کے زیر کفالت افراد کے لئے نجی نرسنگ کے اخراجات کے لئے دنیا میں کہیں بھی فراہم کرنے یا فراہم کرنے کے لئے باہمی اصول پر انشورنس کے ذریعے؛

(2) کلکتہ یا دیگر جگہوں پر اسپتالوں کی حمایت اور مدد کے لئے اس مقصد کے لئے وضع کردہ قواعد وضوابط کے تحت باہمی اصول پر انشورنس کا اہتمام کرنا جس کا مقصد پہلے بیان کردہ اسپتالوں، طبی، سرجیکل، نرسنگ اور متعلقہ خدمات فراہم کرنا ہے۔ اس طرح کے اسپتال، طبی، سرجیکل، نرسنگ اور متعلقہ خدمات کی وصولی کے دوران ممبران یا ان کے زیر کفالت افراد کو اسپتال اور دیگر اخراجات کی ادائیگی سے مکمل یا جزوی طور پر فارغ کرنا؛ اور اس طرح کے اسپتال کے لئے تمام ادائیگیاں اور دیگر اخراجات جو انہوں نے اس طرح کے اسپتال، طبی، سرجیکل، نرسنگ اور متعلقہ خدمات کی وصولی کے دوران

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

کیے ہوں گے یا ادا کیے ہوں گے، ارکان یا ان کے زیر کفالت افراد کو مکمل یا جزوی طور پر ادا کرنا۔

اراکین کو ماہانہ پریمیم ادا کرنا ہوتا تھا، لیکن زچگی کے علاوہ دیگر تمام فوائد کے لیے چار ماہ کا انتظار تھا، جس کے لیے انتظار کی مدت ایک سال تھی۔ فوائد اور مراعات اندراج کے پانچویں کیلنڈر مہینے کے پہلے دن (زچگی کے 13 ویں مہینے کے سلسلے میں) سے دستیاب ہوگئے اور اس کے بعد بھی دستیاب رہے جب تک چندہ بقایا میں نہیں تھی۔

یہ اپیلیں 1949-50 سے 1953-54 تک اور متعلقہ اکاؤنٹنگ سالوں سے متعلق ہیں جو بالترتیب 31 دسمبر، 1948، 31 دسمبر، 1949، 31 دسمبر، 1950، 31 دسمبر، 1951 اور 31 دسمبر، 1952 کو ختم ہوئے تھے۔

مقدمے کے بیان میں اپیلٹ ٹربیونل ٹیکس دہندگان کی جانب سے رکھے گئے اکاؤنٹس کی وضاحت اس طرح کرتا ہے:

"ٹیکس دہندگان کے شائع شدہ ریونیو اکاؤنٹس میں تین درجہ بندیاں شامل ہیں، یعنی (1) متفرق انشورنس بزنس ریونیو اکاؤنٹ، (2) منافع اور نقصان اکاؤنٹ اور (3) منافع اور نقصان کا اختصاص اکاؤنٹ ۔ متفرق انشورنس بزنس ریوینیو اکاؤنٹس میں ممبروں کا چندہ، ممبروں سے مجموعی پریمیم اور اس طرح کی رقم میں سے جنرل ریزرو اور یا ہنگامی ریزرو کی کٹوتی شامل تھی۔ اس طرح بنائے گئے ریزرو کو کریڈٹ اکاؤنٹس کے طور پر بقایا جات شیٹ میں منتقل کیا گیا تھا۔ ادا کردہ یا قابل ادائیگی دعوے اور انتظامیہ کے اخراجات اس ریونیو اکاؤنٹ سے کاٹے گئے تھے۔ متفرق انشورنس بزنس ریوینیو اکاؤنٹ کا بقایا جات منافع اور نقصان کے اکاؤنٹ میں منتقل کیا گیا تھا جس کے کریڈٹ میں سرمایہ کاری پر مزید سود شامل کیا گیا تھا اور ڈیبٹ میں ٹیکس کی فراہمی، پروویڈنٹ فنڈ میں قرض کی شراکت پر سود اور قدر میں کمی شامل تھی۔ اس اکاؤنٹ کا بقایا جات نفع و نقصان کا بقایا جات ہونے کی وجہ سے نفع و نقصان کے تخمینے والے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیا گیا۔ اس کے بعد 31 دسمبر 1949 کو ختم ہونے والے ایک سال میں ہنگامی ریزرو پر مزید کٹوتی کی گئی اور بقیہ نقصان یا منافع کو آگے بڑھایا گیا۔"

اب ہم 1949-50 کے جائزے کے بارے میں حقائق بیان کر سکتے ہیں۔ دیگر تشخیصی سالوں کے بارے میں حقائق بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے. انکم ٹیکس آفیسر نے تخمینہ سال 1949-50 کے لئے ٹیکس کے ریزرو کو نفع اور نقصان کی گنتی کے حساب سے خالص منافع میں 1000 /-روپے کا اضافہ کیا، جس نے 1،653 /-روپے کا منافع

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ظاہر کیا، اور قدر میں کٹوتی کے بعد، اس نے کل آمدنی کا تخمینہ 2،651 /- روپے لگایا۔ اپیل پر اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر نے انکم ٹیکس افسر کے حکم کو برقرار رکھا۔ بمبئی میوچل لائف ایشورنس سوسائٹی لمیٹڈ میں بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد، بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی سٹی،([1]) انہوں نے کہا کہ آمدنی انکم ٹیکس کے قابل ہے اور انکم ٹیکس ایکٹ کے شیڈول کے قائدہ 6 کے تحت انکم ٹیکس افسر کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ منافع اور نقصان کے اکاؤنٹ میں ظاہر کردہ آمدنی میں ذخائر شامل کرے۔ مزید اپیل پر اپیلٹ ٹریبونل کو یہ کہنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2(6C) اس کی صحیح تشریح کے مطابق باہمی یقین دہانی کی کسی بھی انشورنس کمپنی کی آمدنی یا منافع کو شامل کرتی ہے اور مذکورہ منافع کو سالانہ کھاتوں کے ذریعہ ظاہر کردہ منافع کا بقایاجات سمجھا جائے گا۔ ریزرو کے بارے میں ٹریبونل نے کہا کہ ریزرو کی شق ٹیکس دہندہ کمپنی کی طرف سے ظاہر کردہ منافع میں سے کٹوتی کا خرچ نہیں ہے تاکہ قاعدہ 6 اور آمدنی کے معنی کے اندر منافع حاصل کیا جاسکے۔ ٹیکس افسر ریزرو کو واپس شامل کرنے کا حق دار تھا۔

ہائی کورٹ نے کہا کہ باہمی نوعیت کے متفرق بیمہ لین دین سے ٹیکس دہندگان کمپنی کو حاصل ہونے والا سرپلس، غلط منافع ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت قابل تشخیص نہیں ہے اور کسی بھی صورت میں، ٹیکس دہندہ ریزرو میں کٹوتی کا حقدار ہے۔ ہائی کورٹ نے بمبئی میوچل لائف ایشورنس سوسائٹی لمیٹڈ بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی سٹی ([1]) کو اس بنیاد پر ممتاز کیا کہ بمبئی کا فیصلہ ایک لائف انشورنس کا فیصلہ تھا اور اگرچہ یہ ایک باہمی لائف انشورنس سوسائٹی تھی، پھر بھی لائف انشورنس پر مختلف اور خصوصی قواعد لاگو ہوتے ہیں اور جن قوانین کے ساتھ بمبئی کا فیصلہ متعلق تھا وہ قواعد 2 اور 3 تھے جو زندگی کے علاوہ باہمی انشورنس پر لاگو نہیں ہوتے تھے۔ ہائی کورٹ کے مطابق فرق کا دوسرا نکتہ ٹیکس دہندگان کے مقاصد اور آرٹیکلز کی یادداشت میں بہت ہی مخصوص شقیں تھیں۔

دفعہ 2(6C) نے متعلقہ وقت پر 'آمدنی' کی وضاحت کی جس میں .. میوچل انشورنس انجمن کے ذریعہ انجام دیئے جانے والے انشورنس کے کسی بھی کاروبار کا منافع شیڈول میں قاعدہ 9 کے مطابق شمار کیا جاتا ہے۔" ہم ایک اور کا ذکر کرسکتے ہیں، دفعہ 2 (6C) کی جگہ ایکٹ XV، سال 1955 نے لے لی تھی، اور ذیلی شق (vii) میں اس ایکٹ کے ذریعہ تبدیل کردہ الفاظ "میوچل انشورنس انجمن یا کوآپریٹو سوسائٹی کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

ذریعہ کیے جانے والے انشورنس کے کسی بھی کاروبار کے منافع اور فوائد ہیں جو شیڈول میں قاعدہ 9 کے مطابق شمار کیے جاتے ہیں۔" لیکن جہاں تک انشورنس کے کاروبار کو انجام دینے والی باہمی انشورنس انجمن کا تعلق ہے تو زبان کی تبدیلی پر کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔شیڈول کا قاعدہ 9 اس طرح پڑھتا ہے

"9. یہ قواعد باہمی انشورنس انجمن کے ذریعہ چلائے جانے والے انشورنس کے کسی بھی کاروبار کے منافع کے تخمینے پر لاگو ہوتے ہیں"

قاعدہ نمبر 6 جس سے ہمارا تعلق ہے وہ اس طرح ہے:

"لائف انشورنس کے علاوہ انشورنس کے کسی بھی کاروبار کے نفع اور منافع کو سالانہ کھاتوں کے ذریعہ ظاہر کردہ منافع کا بقایا جات سمجھا جائے گا، جس کی کاپیاں انشورنس ایکٹ، 1938 کے تحت اس بقایا جات کو شامل کرنے کے بعد سپرنٹنڈنٹ آف انشورنس کو پیش کرنا ضروری ہے تاکہ اس ایکٹ کی دفعہ 10 کی دفعات کے تحت اخراجات کے علاوہ کسی بھی دوسرے اخراجات کو اس سے خارج کیا جاسکے۔کسی کاروبار کے منافع اور فوائد کو کمپیوٹنگ کرنے میں سرمایہ کاری کی وصولی پر منافع اور نقصان اور سرمایہ کاری کی قدر میں کمی اور قدر میں اضافے سے نمٹا جائے گا جیسا کہ لائف انشورنس کے کاروبار کے لئے قاعدہ 3 میں فراہم کیا گیا ہے۔"

درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل نے دلیل دی کہ بمبئی ہائی کورٹ کا یہ کہنا درست تھا کہ "دفعہ 2(6C) 'آمدنی' کی تعریف میں شامل ہے، جو چارجنگ دفعہ 3 میں پایا جاتا ہے، یہ منافع جو عام معنی میں منافع نہیں ہو سکتے ہیں لیکن شیڈول کے قاعدہ 2 کی وجہ سے منافع کمائے جاتے ہیں کیونکہ قاعدہ 2 واقعی مصنوعی توسیع دیتا ہے۔لفظ 'منافع' کے معنی میں جب یہ کہا جاتا ہے کہ 'نفع اور منافع لیا جائے گا'۔ لہٰذا اس قاعدے سے مصنوعی آمدنی کا ایک نیا طبقہ پیدا ہوتا ہے اور اس مصنوعی آمدنی کو عقل کے لحاظ سے دفعہ 3 کے معنی میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس قاعدے کے مطابق۔" آروشائر ایمپلائرز میوچل انشورنس انجمن لمیٹڈ بمقابلہ ان لینڈ ریونیو کے کمشنر کے ہاؤس آف لارڈز کے فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے ٹیکس دہندگان کے وکیل جناب سمپت آئینگر کا کہنا ہے کہ مقننہ نے اپنا ارادہ واضح نہیں کیا ہے کیونکہ اس نے دفعہ 2 (6C) میں 'منافع' کا لفظ اس غلط فہمی کے تحت استعمال کیا ہے کہ انشورنس کا کاروبار کرنے والی باہمی انشورنس کمپنی کا سرپلس منافع ہے۔وہ کہتے ہیں کہ آروشائر ایمپلائرز میوچل انشورنس انجمن مقدمہ ([1]) میں مقننہ نے بھی اسی طرح کی غلط فہمی پر کام کیا تھا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور ہاؤس آف لارڈز نے کہا تھا کہ فنانس ایکٹ 1933 کی دفعہ 31(1)(23 اور 24 جیو بمقابلہ سی 19) باہمی انشورنس کمپنی کے منافع کو قابل ٹیکس بنانے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ وہ زور دیتے ہیں کہ ہمیں اس مثال پر عمل کرنا چاہیئے۔ وہ صفحہ 347 پر لارڈ میکملن کی تقریر کے مندرجہ ذیل اقتباس پر انحصار کرتا ہے:

"دفعہ 31(1) کا ڈھانچہ کافی سادہ ہے۔ یہ فرض کرتا ہے کہ کسی انکارپوریٹڈ کمپنی کے اپنے ارکان کے ساتھ لین دین سے پیدا ہونے والا سرپلس نفع یا منافع کے طور پر قابل ٹیکس نہیں ہے۔ اس طرح کے سرپلس کو قابل ٹیکس بنانے کے لئے یہ قانون نافذ کرتا ہے کہ کمپنی کا اس کے ممبروں کے ساتھ لین دین سے پیدا ہونے والا سرپلس، اگرچہ حقیقت میں، کچھ ایسا سمجھا جائے گا جو وہ نہیں ہے، یعنی غیر اراکین کے ساتھ کمپنی کے لین دین سے پیدا ہونے والا سرپلس۔ مفروضہ یہ ہے کہ غیر اراکین کے ساتھ باہمی انشورنس کمپنی کے لین دین پر پیدا ہونے والا سرپلس کمپنی کے نفع یا منافع کے طور پر قابل ٹیکس ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ان لینڈ ریونیو کے لئے یہ مفروضہ غلط ہے۔ یہ رکنیت یا غیر رکنیت نہیں ہے جو ٹیکس سے استثنیٰ یا ذمہ داری کا تعین کرتی ہے، یہ لین دین کی نوعیت ہے. اگر لین دین باہمی بیمہ کی نوعیت کا ہو تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا سرپلس قابل ٹیکس نہیں ہے چاہے لین دین ارکان کے ساتھ ہو یا غیر اراکین کے ساتھ۔"

وہ مزید لارڈ میکملن کے مشاہدات پر انحصار کرتے ہیں کہ "مقننہ واضح طور پر غیر متوجہ رہی ہے۔ اس کی ناکامی شاید اس سے کم افسوسناک ہے، کیونکہ ذیلی دفعہ کا مقصد ٹیکس چوری کو روکنا نہیں ہے، بلکہ منافع کے طور پر ٹیکس لگانے کا کم قابل ستائش منصوبہ ہے جسے قانون مسلسل اور زور دے کر منافع نہیں قرار دیتا رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اسی طرح اس معاملے میں مقننہ واضح طور پر غیر متوجہ رہی ہے۔ اس فیصلے کے دائرہ کار کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ فنانس ایکٹ 1933 کے دفعہ 31 کے متعلقہ حصے کا تعین کیا جائے۔ دفعہ 31(1) نافذ کی گئی ہے:

"31--(1) شیڈول D (جو تجارت سے متعلق ہے) کے کیس 1 کے تحت وصول کیے جانے والے منافع یا نفع سے متعلق کسی بھی شق یا قاعدے کی کسی بھی کمپنی یا سوسائٹی کو درخواست میں نفع یا منافع کا کوئی حوالہ اس کے ارکان کے ساتھ کمپنی یا سوسائٹی کے لین دین سے پیدا ہونے والے منافع یا سرپلس کا حوالہ سمجھا جائے گا جو اس شق کے مقاصد کے لئے نفع یا منافع میں شامل ہو گا۔ یا اگر وہ لین دین غیر اراکین کے ساتھ لین دین تھا، اور مذکورہ بالا منافع یا سرپلس کا تعین اس شق یا قاعدے کے مقاصد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے لئے انہی اصولوں پر کیا جائے گا جن پر غیر اراکین کے ساتھ لین دین سے حاصل ہونے والے منافع یا نفع کا تعین کیا جائے گا۔

دفعہ نے ایک فرضی شق کا آلہ اپنایا۔ کسی کمپنی یا سوسائٹی کے اس کے ارکان کے ساتھ لین دین سے پیدا ہونے والے منافع کو غیر اراکین کے ساتھ لین دین سے پیدا ہونے والا منافع سمجھا جاتا تھا۔ پارلیمنٹ نے فرض کیا کہ مؤخر الذکر قابل ٹیکس ہیں۔ چونکہ یہ مفروضہ غلط تھا اس لئے پارلیمنٹ اپنے مقصد میں ناکام رہی۔ لیکن ہندوستانی مقننہ نے ایسا کوئی آلہ اختیار نہیں کیا۔ اس میں 'آمدنی' کی تعریف کی گئی ہے جس میں میوچل انشورنس انجمن کے ذریعہ چلائے جانے والے انشورنس کے کسی بھی کاروبار کے منافع کو شامل کیا گیا ہے۔ وہ منافع کیا ہیں اس کے بعد شیڈول کے حوالہ سے وضاحت کی جاتی ہے۔ مادہ میں اس کا اثر قاعدہ 6 کو تعریف میں شامل کرنا ہے۔ اگر مقننہ نے آمدنی کی تعریف میوچل انشورنس انجمن کے ذریعہ کیے جانے والے انشورنس کے منافع کو اصول 6 کے مطابق شمار کرنے کے لئے کی ہوتی، تو بہت کم قابل قبول رہ جاتا۔

تاہم، اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ قاعدہ 6 میں بھی لفظ 'منافع' کا مطلب قابل ٹیکس منافع ہے۔ لیکن قاعدہ 6 منافع کے توازن کی بات کرتا ہے جیسا کہ سپرنٹنڈنٹ آف انشورنس کو جمع کرائے گئے کھاتوں میں ظاہر کیا گیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ آف انشورنس کو قابل ٹیکس منافع سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ان کا تعلق دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ انشورنس ایکٹ کے مقصد کے لیے منافع کا توازن ہے۔

اس کے بعد اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ تعریف میں منافع کی بجائے 'سرپلس' کا لفظ استعمال کیا جانا چاہیے تھا۔ لیکن انشورنس ایکٹ میں لفظ 'سرپلس' کی تکنیکی اہمیت ہے، اور ہمیں ایسا لگتا ہے کہ 'سرپلس' لفظ کا استعمال نامناسب ہوتا۔ کسی بھی قیمت پر، اس کے بعد قاعدہ 6 کا مسودہ مختلف طریقے سے تیار کیا جاتا۔

آخر میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ یہ ایک ٹیکس لگانے والا قانون ہے اور ہمیں تعریف کو سخت تعمیر دینا چاہیے۔ یہ تعریف اب بھی کام کر سکتی ہے اگر ہم اس کی مختصر معنوں میں تشریح کرتے ہیں کہ اس میں سرمایہ کاری اور باہمی انشورنس کمپنی کی دیگر سرگرمیوں سے ہونے والے منافع شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تعریف یہ واضح کرنے کے لئے داخل کی گئی تھی کہ اس طرح کے منافع قابل ٹیکس ہوں گے۔ ہم اس دلیل کو قبول نہیں کر سکتے۔ یہ اچھی طرح سے ثابت تھا کہ اس طرح کے منافع نئی تعریف کے علاوہ قابل ٹیکس ہوں گے. ہم یہ نہیں سمجھ سکتے کہ اسے دوگنا واضح کرنا کیوں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ضروری تھا۔ مزید برآں، قاعدہ 6 منافع کے توازن سے متعلق ہے، جس میں باہمی نوعیت کے انشورنس کے کاروبار سے پیدا ہونے والے منافع شامل ہوں گے. یہ ایک مشترکہ چیز کے طور پر منافع کے توازن سے متعلق ہے۔ اس مخلوط چیز کا تجزیہ کرنا ناممکن ہے۔ اگر ہم ٹیکس دہندگان کی دلیل کو تسلیم کرلیں تو اس تعریف سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوگا۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ مقننہ نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 3 میں لفظ 'آمدنی' کے اندر قاعدہ 6 کے تحت شمار کردہ منافع کے توازن کو شامل کرنے کا واضح ارادہ ظاہر کیا ہے، اور اس کے مطابق منافع کا ایسا توازن قابل ٹیکس ہے۔

ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ بمبئی کا معاملہ اصولی طور پر الگ الگ ہے۔ یہ سچ ہے کہ بمبئی ہائی کورٹ کو قائدہ 2 کی فکر تھی، لیکن جب ہم شیڈول میں جاتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں کہ منافع یا سرپلس کا توازن کیا ہے جسے قابل ٹیکس بنایا گیا ہے، تو اس سے دفعہ 2(6C) کی تعمیر پر کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، چاہے یہ قاعدہ 2 ہے یا قاعدہ 6۔ لہٰذا ہائی کورٹ سے اختلاف کرتے ہوئے ہم پہلے سوال کا جواب ہاں میں دیتے ہیں۔

یہ ہمیں دوسرے سوال کی طرف لے جاتا ہے. اس سوال کا جواب قاعدہ 6 کی صحیح تشریح پر منحصر ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ انکم ٹیکس افسر اپنی زبان پر سالانہ کھاتوں کے ذریعہ ظاہر کردہ منافع کے بقیہ حصے کو قبول کرنے کا پابند ہے، جس کی کاپیاں سپرنٹنڈنٹ آف انشورنس کو جمع کرائی گئی ہیں۔ وہ صرف اس توازن کو شامل کر سکتا ہے تاکہ اس سے اخراجات کے علاوہ کسی بھی ایسے اخراجات کو خارج کیا جاسکے جو دفعہ 10 کی دفعات کے تحت کسی کاروبار کے نفع اور منافع کا حساب لگانے میں اجازت دی جاسکتی ہے۔ ہمیں یہاں اصول 6 کے آخری حصے سے کوئی سروکار نہیں ہے جو سرمایہ کاری کی وصولی پر منافع اور نقصانات، اور سرمایہ کاری کی قدر میں کمی اور قدر میں اضافے سے متعلق ہے۔ اس عدالت نے پانڈون انشورنس کمپنی لمیٹڈ، مدورئی بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس ([1]) میں شیڈول کے سلسلے میں انشورنس ایکٹ کی دفعات کا جائزہ لیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ انشورنس ایکٹ "اثاثوں کی صحیح تشخیص اور انشورنس کاروبار کے منافع کے حقیقی توازن کے تعین کو یقینی بنانے کے لئے تفصیلی اہتمام کرتا ہے" اور اس پس منظر کی روشنی میں قاعدہ 6 کو سمجھا جانا چاہئے۔

اس پس منظر کی روشنی میں قاعدہ 6 کا جائزہ لینے سے ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اس قاعدے کا مقصد یہ ہے کہ سپرنٹنڈنٹ آف انشورنس کو جمع کرائے گئے کھاتوں کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

ذریعے ظاہر کردہ منافع کا بقایا جات انکم ٹیکس افسر پر لازم ہو گا، سوائے اس کے کہ انکم ٹیکس افسر ایکٹ کی دفعہ 10 کی دفعات کے تحت قابل قبول اخراجات کے علاوہ دیگر اخراجات کو خارج کرنے کا حق دار ہو گا۔ اس معاملے میں یہ عام بنیاد ہے کہ منافع کے توازن میں جو ریز روز نفع کے بقایا جات میں جمع کئے گئے تھے وہ اخراجات نہیں تھے۔

اس کے مطابق، ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہوئے، ہم دوسرے سوال کا جواب ہاں میں دیتے ہیں.

نتیجے میں، اپیلوں کو جزوی طور پر قبول کیا جاتا ہے. فریقین اس عدالت میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے۔

اپیلوں کو جزوی طور پر اجازت دی گئی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document